Digitized by Khilafat Library Rabwah

برِّ اعظم افریقہ بانئ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے آرہا ہے: حضرت خلیفۃ المسیح الثالث

اسلام کے دیگر مذاہب پر غالب آنے کے دن پہلے سے بہت نزدیک ہیں

اپنے آپ کو اور اپنی اولادوں کو غلبہ اسلام کی صدی کے لئے تیار کریں

جماعت ہائے احمدیہ نائیجیریا کے تیسویں جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت امام جماعت احمدیہ کا پیغام

لیگوس۔ امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح الثالث سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔ اے (آکسن) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کے مطابق اسلام کے دیگر مذاہب پر غالب آنے کے دن بہت نزدیک ہیں اور برِّ اعظم افریقہ بانئ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے آرہا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشادات جماعت ہائے احمدیہ نائیجیریا کے تیسویں جلسہ سالانہ کے موقع پر بھیجے جانے والے ایک پیغام میں فرمائے جو کہ ۲۳ سے ۲۵ دسمبر ۱۹۷۹ء تک نائیجیریا کے دارالحکومت لیگوس میں مسلم ٹیچرز ٹریننگ کالج کی عمارت میں منعقد ہوا۔ حضور ایدہ اللہ نے احبابِ جماعت کو غلبۂ اسلام کے آنے والے دنوں کی روشنی میں ان پر عائد ہونیوالی ذمہ داریوں سے آگاہ کیا اور احباب کو تلقین کی کہ وہ خود اور اپنی اولادوں کو غلبۂ اسلام کے لئے تیار کریں اور اس کے لئے اپنی زندگیاں پہلے سے کہیں بڑھ کر اسلام کے مطابق گزاریں، قرآن کریم اور حضور علیہ السلام کی تفاسیر کا مطالعہ کریں۔ یہ پیغام مکرم ظفر اللہ الیاس صاحب نے حاضرین کے سامنے پڑھ کر سنانے کی سعادت حاصل کی اس کے ترجمہ کا مکمل متن پیشِ خدمت ہے:۔

"مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ ۲۳-۲۴-۲۵ دسمبر کو اپنی سالانہ کانفرنس منعقد کر رہے ہیں خدا تعالیٰ اِس کانفرنس اور اِس میں حصہ لینے والوں کو اپنی برکات سے نوازے اور اسے نائیجیریا اور اس کے ہمسایہ ممالک میں اسلام کے پھیلنے کا موجب بنائے، آمین۔

اِس موقع پر میں آپ کی توجہ اس روحانی انقلاب کی طرف دلانا چاہتا ہوں جو سیدنا حضرت مسیح موعود اور مہدی علیہ السلام نے اِس دُنیا میں برپا کیا۔ آپ کی بعثت کے وقت اسلام اور مسلمان انتہائی کسمپرسی اور تنزل کی حالت میں سے گزر رہے تھے۔ مسلمان غریب اور جاہل تھے ان کی سیاسی طاقت اور اثر ونفوذ ختم ہوچکا تھا۔ ان کا دیوالیہ نکل چکا تھا اور وہ انتہائی مایوسی کا شکار تھے۔ ان کے اندر یہ جذبہ ختم ہوچکا تھا کہ وہ ترقی کریں اور دُنیا میں زندہ اقوام کے ساتھ شامل ہوں۔ اسلام پر تمام اطراف سے حملے ہو رہے تھے اور اس کا دفاع کرنے والا کوئی نہ تھا۔ دشمنانِ اسلام میں سے عیسائیت بہت سخت اور تیز تھی عیسائی منّاد تمام ممالک میں جاکر اسلام اور مسلمانوں کے خلاف شدید طور پر حملہ آور تھے عیسائیوں کی سیاسی طاقت اور دولت ان کی پُشت پناہ تھی عیسائیت اپنی فتح کے متعلق اِس قدر پُر امید تھی کہ ان کے منّادوں نے یہ دعویٰ کر دیا کہ

۱۔ برِّ اعظم افریقہ ان کی گود میں ہے۔

۲۔ برِّ صغیر ہند میں کوئی ایک بھی مسلمان باقی نہ رہے گا۔

۳۔ وقت آچکا ہے کہ کعبہ پر عیسائیت کا جھنڈا بلند کر دیا جائے۔

اِن تمام دعاوی کے خلاف صرف مسیح موعودؑ اور ان کے چند غریب پیروکار تھے۔ ان کے پاس کوئی پیسہ کوئی طاقت اور کوئی سیاسی نفوذ نہ تھا مگر خدا جو ربّ العالمین ہے وہ اس کا مددگار تھا اور اس خدا نے اس کو بتایا کہ اسلام کی فتح کے دن قریب ہیں اور خدا سے علم پاکر اس نے یہ دعویٰ کیا کہ:۔

"قریب ہے کہ سب طاقتیں
ہلاک ہوں گی مگر اسلام۔
اور سب حربے ٹوٹ جائینگے
مگر اسلام کا آسمانی حربہ
کہ وہ نہ ٹوٹے گا نہ کند ہوگا
جب تک دجالیت کو پاش
پاش نہ کر دے۔ وہ وقت
قریب ہے کہ خدا کی سچی
توحید جس کو (باقی صفحہ پر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؁ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ الفضل ربوہ
یوم ہفتہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے
جلد ۶۹/۳۴ | ۷ ربیع الاول ۱۴۰۰ھ شنبہ ؛ ۲۶ صلح ۱۳۵۹ ہش ؛ ۲۶ جنوری ۱۹۸۰ء | نمبر ۲۱

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۴ جنوری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔
طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احبابِ جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ کو اپنی حفظ وامان میں ہر طرح سے خیر وعافیت سے رکھے اور اپنی تائید ونصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت پہلے سے اچھی ہے مگر نزلہ اور زکام کی تکلیف ابھی باقی ہے۔

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت:۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۰ ربیع الاول سنہ ۱۴۰۰ھ
۲۹ صلح ۱۳۵۹ہش

تائیداتِ الٰہیہ کے بیّن اور مخفی سلسلے

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس امر کا بار بار ذکر کیا ہے کہ وہ اپنے ماموروں اور ان پر ایمان لانے والوں کو اپنی تائید و نصرت سے ضرور نوازتا ہے۔ ان کی تائید کرنا اور انہیں اپنی نصرت سے نوازنا اُس نے اپنی ذات پر فرض کر رکھا ہے۔ پھر اُس نے اپنے مختلف ماموروں اور ان کے متبعین کی جس جس رنگ میں تائید اور نصرت کی اُس پر بھی اُس نے خاص تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔

اِس ضمن میں اُس نے یہ بھی واضح فرمایا ہے کہ وہ اپنے ماموروں کو جس تائید سے نوازتا ہے وہ دو طرح سے ظاہر ہوتی ہے۔ ایک تائید کھلے رنگ میں ظاہر ہوتی ہے۔ یعنی اس درجہ بیّن ہوتی ہے کہ ایک زمانہ اسے مشاہدہ کرتا ہے اور مخالفوں کے لئے بھی اُسے تسلیم کرنے کے سوا چارہ نہیں رہتا۔ برخلاف اس کے بعض تائیدیں مخفی ہوتی ہیں۔ مخفی تائیدوں سے دوسرے لوگ سراسر بے خبر ہوتے ہیں اور انہیں صرف مامورین الٰہی اور ان کے متبعین ہی محسوس کرتے ہیں اور انہیں بھی بعض اوقات اس کا احساس کچھ وقت گزرنے کے بعد ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں دونوں قسم کی تائید کا ذکر کیا ہے۔ بیّن تائید تو کھلے کھلے نشانوں کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے جبکہ مخفی تائید اُن فرشتوں اور ان کے تصرفات کی شکل میں اندر ہی اندر اپنا کام کر رہی ہوتی ہے جنہیں وہ زمین پر نازل کرتا ہے۔ فرشتوں کے یہ تصرفات اس حال میں غلبۂ حق کے لئے زمین ہموار کر رہے ہوتے ہیں کہ دنیا ان تصرفات کے نتیجہ میں رونما ہونے والے انقلاب سے بے خبر ہوتی ہے۔ حتّٰی کہ خود مامورین الٰہی اور ان کے متبعین کو بھی اس کی خبر نہیں ہوتی۔ جب وہ موعودہ انقلاب یا اُس کے آثار منصۂ شہود پر آتے ہیں تو پھر وہی مخفی تائید بیّن تائید کی شکل اختیار کر لیتی ہے اور ہر کوئی خود اپنی آنکھوں سے اس کا مشاہدہ کرتا ہے۔ اِن بیّن اور مخفی ہر دو قسم کی تائیدات کے باوجود عام لوگوں کا وطیرہ یہی ہوتا ہے کہ وہ ان تائیداتِ غیبی کو خاطر میں نہیں لاتے اور مامورین الٰہی کا انکار کرنے پر مصر رہتے ہیں۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پیش آنے والے واقعات کے ضمن میں ہر دو قسم کی تائیدات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْكِتٰبَ وَقَفَّیْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ ۫ وَاٰتَیْنَا عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ الْبَیِّنٰتِ وَاَیَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰۤى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ ۚ فَفَرِیْقًا كَذَّبْتُمْ ۫ وَفَرِیْقًا تَقْتُلُوْنَ ۝ (البقرہ آیت ۸۸)

ترجمہ:- (اے بنی اسرائیل!) ہم نے موسیٰ کو کتاب دی اور اس کے بعد پے در پے رسول بھیجے اور مریم کے بیٹے عیسیٰ کو کھلے کھلے نشان دیئے اور رُوح القدس سے اُس کی مدد کی (لیکن تم نے اپنا وطیرہ نہیں چھوڑا) یہ تمہارا کیا طریق ہے کہ جب بھی کوئی رسول تمہارے پاس ایسی دعوت لے کر آیا جو تمہاری خواہشات کے خلاف تھی تو تم نے سرکشی کی، چنانچہ بعض کو تم نے جھٹلایا اور بعض کو قتل کر ڈالا۔

اِس آیت میں کھلے کھلے نشانات سے مراد (جن کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ کی مدد کی) بیّن تائید ہے اور اَیَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ سے مراد مخفی تائید ہے۔ چونکہ روح القدس اور تمام دوسرے فرشتے نظر نہیں آتے اس لئے ان کے تصرفات مخفی تائید ہی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس مخفی تائید کو بھی تو مامورین الٰہی اور ان کے متبعین واضح طور پر محسوس کر رہے ہوتے ہیں اور کبھی وہ بھی اس سے پورے طور پر باخبر نہیں ہوتے۔

چنانچہ جب کفارِ مکہ نے مدینہ پر بار بار حملہ کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ کو ان کے مقابلہ کے لئے نکلنا پڑا تو اللہ تعالیٰ نے آسمان سے فرشتوں کی فوجیں اتار کر ان کی مدد کی۔ یہ مدد اس لحاظ سے تو ان کے لئے مخفی نہ تھی کہ خدا تعالیٰ نے انہیں ان فوجوں کے نازل ہونے کی پہلے سے بشارت دے کر انہیں تسلی دے رکھی تھی لیکن اس لحاظ سے مخفی تھی کہ فرشتوں کی وہ فوجیں انہیں اِن ظاہری آنکھوں سے نظر نہ آتی تھیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس مخفی تائید کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

(۱) اِذْ تَسْتَغِیْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّیْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِیْنَ ۝ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰی وَلِتَطْمَئِنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ ۚ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ۝ (الانفال آیات ۱۰، ۱۱)

ترجمہ:- (اور اُس وقت کو بھی یاد کرو) جبکہ تم اپنے رب سے التجائیں کرتے تھے اس پر تمہارے ربّ نے تمہاری دعاؤں کو سُنا (اور کہا کہ) میں تمہاری مدد ہزار ادل فرشتوں سے کروں گا جن کا لشکر کے بعد لشکر بڑھتا ہوگا۔ اور اللہ نے اس خبر کو محض بشارت کے طور پر نازل کیا تھا تاکہ اس کے ذریعہ سے تمہارے دل مطمئن ہو جائیں۔ اور مدد صرف اللہ کے پاس سے آتی ہے (فرشتے تو محض ایک علامت ہیں) اللہ یقیناً بہت غالب اور حکمت والا ہے۔

(۲) ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِیْنَتَهٗ عَلٰی رَسُوْلِهٖ وَعَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ۚ وَعَذَّبَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ؕ وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِیْنَ ۝ (التوبہ آیت ۲۶)

ترجمہ:- اور اللہ نے اپنی سکینت اپنے رسول اور مومنوں پر اتاری اور (فرشتوں کے) ایسے لشکر اتارے جن کو تم نہیں دیکھ رہے تھے اور کفار کو عذاب دیا اور کفار کی یہی جزا ہے۔

پھر رُوح القدس کے ذریعہ قرآن مجید کے نزول کا سلسلہ مومنوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی مخفی تائید کا ایک ایسا بے مثال و لازوال سامان تھا کہ جو اُن کے واسطے ثباتِ قدم اور ہدایت اور خوشخبریوں کا موجب تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس رفیع الشان اور بے مثال و لازوال مخفی تائید کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِیُثَبِّتَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَهُدًی وَّبُشْرٰی لِلْمُسْلِمِیْنَ ۝ (النحل آیت ۱۰۳)

ترجمہ:- تُو کہہ کہ رُوح القدس نے اسے تیرے رب کی طرف سے حق (و حکمت) کے ساتھ اتارا ہے تاکہ جو لوگ ایمان لائے ہیں انہیں وہ (ایمان پر) ہمیشہ کے لئے قائم کر دے اور (نیز اس نے) فرمانبرداروں کی (مزید) رہنمائی کے لئے اور (انہیں) بشارت دینے کے لئے (اسے اتارا ہے)

الغرض اللہ تعالیٰ مامورین الٰہی اور ان کے متبعین کو اپنی دو قسم کی تائیدات سے نوازتا ہے۔ ان میں سے بعض تائیدات بیّن طور پر ظہور پذیر ہوتی ہیں اور بعض کا ظہور مخفی ہوتا ہے تائیداتِ الٰہیہ کے یہ دونوں سلسلے حق کو دُنیا پر آشکار کرنے اور مومنوں کو ثباتِ قدم عطا کرنے اور انہیں انتہائی نامساعد حالات میں سکینت سے مالا مال کرنے کی غرض سے منجانب اللہ جاری کئے جاتے ہیں۔ ان تائیداتِ الٰہی کے نتیجہ میں حق بالآخر غالب آکر رہتا ہے۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تائیداتِ الٰہیہ کے ان ہر دو بیّن اور مخفی سلسلوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"تائیداتِ الٰہیہ ایک تو بیّن اور ظاہر (کھلے) طور پر ظہور پذیر ہوتی ہیں اور عام لوگ ان کو دیکھ سکتے ہیں۔ مگر بعض مخفی تائیدات ایسی ہوتی ہیں جن کے لئے میری سمجھ میں کوئی قاعدہ نہیں آتا کہ عوام الناس کو کیونکر دکھا سکوں۔ مثلاً یہی عربی تصنیف ہے۔ میں خوب جانتا ہوں کہ عربی ادب میں مجھے کہاں تک دسترس ہے لیکن جب میں تصنیف کا سلسلہ شروع کرتا ہوں تو یکے بعد دیگرے اپنے محل اور موقع پر موزوں طور پر آنے والے الفاظ القا ہوتے جاتے ہیں۔ اب کوئی بتلائے کہ ہم کیونکر اس تائیدِ الٰہی کو دکھلا سکیں کہ خدا کیونکر سینہ پر الفاظ نازل کرتا ہے۔ اور دیکھو اس ایام الصلح میں اکثر مضامین ایسے آئے ہیں جن کا میری پہلی تصنیفات میں نام تک نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ اس سے پہلے وہ کبھی ذہن میں نہ گزرے تھے۔ لیکن اب وہ ایسے طور پر آکر قلب پر نازل ہوئے کہ سمجھ ہی نہیں آسکتا جب تک کہ خود تائیدِ الٰہی شاملِ حال ہو کر اس کو اس قابل نہ بنا دے۔ اور یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے جو وہ ایسے بندوں پر کرتا ہے جن سے کوئی کام لینا چاہتا ہے۔" (الحکم ۶-۱۳ اگست ۱۸۹۸ء بحوالہ ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۶۹)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذکرِ حبیب علیہ السلام

مکرم ڈاکٹر قاضی محمد برکت اللہ صاحب امریکہ

—(۱)—

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ "حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو مسیح موعود علیہ السلام کو السلام علیکم کہا ہے اس میں ایک عظیم الشان پیشگوئی تھی کہ باوجود لوگوں کی سخت مخالفتوں کے اور ان کے طرح طرح کے بد اور جانستاں منصوبوں کے وہ سلامتی میں رہے گا اور کامیاب ہوگا۔ حضورؑ فرماتے تھے کہ ہم کبھی اس بات پر یقین اور اعتقاد نہیں کر سکتے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے معمولی طور سے سلام فرمایا کیونکہ آنحضرتؐ کے لفظ لفظ میں معارف اور اسرار ہیں۔"

(ذکر حبیب از مفتی محمد صادق صاحب صفحہ ۲۶۲)

—(۲)—

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک دفعہ فرمایا کہ بعض لوگ طعن کرتے ہیں کہ میری تحریر میں تکرار ہوتا ہے جو بات ایک دفعہ لکھ چکا ہوتا ہوں وہی پھر لکھ دیتا ہوں۔ اور لوگ خیال کرتے ہیں کہ میں بھول گیا ہوں اور اس واسطے دوبارہ لکھ دیتا ہوں۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

"اصل بات یہ ہے کہ میں تو نہیں بھولتا بلکہ یہ خیال ہوتا ہے کہ پڑھنے والا بھول گیا ہوگا اس واسطے پھر لکھ دیتا ہوں"

(ذکر حبیب ص۲۴۶)

—(۳)—

حضرت مسیح موعود علیہ السلام لدھیانہ میں قیام پذیر تھے کہ ایک مولوی صاحب بازار میں کھڑے بڑے جوش کے ساتھ وعظ کر رہے تھے کہ مرزا (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کافر ہے اور اس کے ذریعہ سے مسلمانوں کو سخت نقصان پہنچ رہا ہے۔ پس جو کوئی اس کو قتل کرے گا وہ بہت بڑا ثواب حاصل کرے گا اور سیدھا بہشت کو جائے گا۔ بہت جوش کے ساتھ اس نے اس وعظ کو بار بار دہرایا۔ اس وقت ایک گنوار لٹھ لئے ہوئے اس کی تقریر سن رہا تھا۔ اس گنوار پر مولوی صاحب کے اس وعظ کا بہت اثر ہوا۔ اور وہ چپکے سے وہاں سے چل کر حضرت صاحب کا مکان پوچھتا ہوا وہاں پہنچ گیا۔ وہاں کوئی دربان نہ ہوتا تھا۔ ہر ایک شخص جس کا جی چاہتا اندر چلا آتا۔ کسی قسم کی روکاوٹ اور بندش نہ تھی۔

اتفاق سے اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام دیوان خانہ میں بیٹھے ہوئے کچھ تقریر کر رہے تھے اور چند آدمی جن میں مریدین تھے۔ اور کچھ غیر مریدین ارد گرد بیٹھے تھے اور حضورؑ کی باتیں سن رہے تھے وہ گنوار بھی اپنا لٹھ کاندھے پر رکھے ہوئے کمرے کے اندر داخل ہوا اور دیوار کے ساتھ کھڑا ہو کر اپنے عمل کا موقعہ تاڑنے لگا۔ حضرت صاحب نے اس کی طرف کچھ توجہ نہیں کی اور اپنی تقریر کو جاری رکھا وہ بھی سننے لگا۔ چند منٹ کے بعد اس تقریر کا کچھ اثر اس کے دل پر ہوا اور وہ لٹھ کندھے سے اتر کر اس کے ہاتھ میں زمین پر آ گیا۔ اور مزید تقریر سننے کے لئے وہ بیٹھ گیا اور سنتا رہا۔ یہاں تک کہ حضرت صاحب نے سلسلہ گفتگو کو جو جاری تھا بند کیا۔ اور مجلس میں سے کسی شخص نے عرض کیا کہ حضور مجھے آپ کے دعوے کی سمجھ آ گئی ہے۔ اور میں حضور کو سچا سمجھتا ہوں اور آپ کے مریدین میں داخل ہونا چاہتا ہوں اس پر وہ گنوار آگے بڑھ کر بولا کہ میں ایک مولوی صاحب کے وعظ سے اثر پا کر اس ارادہ سے اس وقت یہاں آیا تھا کہ اس لٹھ کے ساتھ آپ کو قتل کر ڈالوں اور جیسا کہ مولوی صاحب نے وعدہ فرمایا ہے سیدھا بہشت کو پہنچ جاؤں۔ مگر آپ کی تقریر کے فقرات مجھ کو پسند آئے۔ اور میں زیادہ سننے کے لئے ٹھہر گیا اور آپ کی تمام باتوں کے سننے کے بعد مجھے یقین ہو گیا ہے کہ مولوی صاحب کا وعظ بے جا دشمنی سے بھرا ہوا تھا آپ بے شک سچے ہیں اور آپ کی باتیں سب سچی ہیں۔ میں بھی آپ کے مریدوں میں داخل ہونا چاہتا ہوں۔ حضرت اقدس نے اس کی بیعت کو قبول فرما لیا اس وقت بیعت ایک علیحدہ کمرے میں ہر ایک کی الگ الگ ہوتی تھی۔ (ذکر حبیب ص۱۴)

—(۴)—

ایک دفعہ کوئی عیسائی بیرسٹر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ملاقات کے لئے قادیان آیا۔ اثنائے گفتگو میں کچھ زبان کا ذکر چل پڑا تو حضرت اقدس نے فرمایا کہ عربی زبان میں ایک بڑی خوبی یہ ہے۔ کہ وہ مختصر بھی ہے اور جامع بھی۔ لفظ تھوڑے ہوتے ہیں معنی زیادہ ہوتے ہیں۔ اس پر عیسائی نے کہا کہ یہ خوبی تو نہایت عمدگی کے ساتھ انگریزی میں بھی پائی جاتی ہے۔ پھر عربی کی فضیلت کیا رہی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام انگریزی نہیں جانتے تھے۔ لیکن اس وقت بے اختیار حضرت اقدس کے منہ سے نکلا کہ اچھا آپ میرا پانی کا انگریزی میں ترجمہ کریں۔ اس پر اس عیسائی نے کہا کہ میرا پانی کا ترجمہ ہے "مائی واٹر" حضورؑ نے فرمایا کہ آپ نے خود ہی فیصلہ کر دیا جو اس فقرے کا عربی ترجمہ کریں گے تو صرف "مائی" کہیں گے۔ اس برجستہ جواب پر وہ شخص ہکا بکا ہو کر چپ ہو گیا

(لطائف صادق ص۱۸)

—(۵)—

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام گھر میں بچوں کو بعض اوقات کہانیاں بھی سنایا کرتے تھے۔ ایک کہانی بینگن کی بھی آپ سنایا کرتے تھے۔ کہ ایک آقا نے ایک دفعہ اپنے نوکر کے سامنے بینگن کی تعریف کی۔ تو نوکر نے بھی بینگن کی بہت تعریف کی۔ لیکن کچھ دنوں کے بعد ایسا ہوا کہ آقا نے بینگن کی مذمت کی۔ نوکر نے بھی بینگن کی بدتعریفی شروع کر دی۔ آقا نے حیران ہو کر نوکر سے پوچھا کہ یہ کیا اس دن تم بینگن کی تعریف کر رہے تھے اور آج مذمت۔ تو نوکر نے عرض کیا حضور اس دن آپ بینگن کی تعریف کر رہے تھے تو میں نے بھی بینگن کی تعریف شروع کر دی۔ اور آج آپ بینگن کی مذمت کر رہے ہیں۔ میں نے بھی مذمت کر دی۔ پھر کہنے لگا حضور میں تو حضور کا نوکر ہوں بینگن کا نوکر نہیں ہوں

(سیرت المہدی ص۵۴)

—(۶)—

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عادت تھی کہ صبح کے وقت حضور باہر سیر کو تشریف لے جایا کرتے تھے۔ اور خدام آپ کے ساتھ ہوتے تھے۔ ایک ایک میل یا دو دو میل تک چلے جاتے۔ آپ کی عادت تھی کہ بہت تیز چلتے تھے۔ لیکن بایں ہمہ آپ کی رفتار میں پورا پورا وقار ہوتا۔ حضور سیر کو جاتے ہوئے حضرت مولوی صاحب (خلیفۃ المسیح اول) کو بھی ساتھ جانے کے لئے بلا لیا کرتے تھے۔ لیکن چونکہ مولوی صاحب بہت آہستہ آہستہ اور ٹھہر کر چلتے تھے۔ اس لئے تھوڑی دور چل کر حضرت صاحب سے پیچھے رہ جاتے تھے۔ اور جب حضور کو پتہ لگتا تو حضرت مولوی صاحب کے انتظار کے لئے تھوڑی دیر سڑک پر ٹھہر جاتے۔ مگر حضرت مولوی صاحب پھر تھوڑی دور چل کر آپ سے پیچھے رہ جاتے پھر دو چار آدمی حضرت مولوی صاحب کے ساتھ ہو جاتے۔ یہ بھی دیکھا کہ سیر کو جاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نواب محمد علی خان صاحبؓ کو بھی ساتھ لے جایا کرتے تھے۔ اور کئی دفعہ آپ اپنے گھر سے باہر نکل کر چوک میں اپنے خدام کے ساتھ نواب صاحب کا انتظار کیا کرتے تھے۔ اور بعض اوقات نواب صاحب کے آنے میں دیر ہو جاتی تھی۔ تو آپ کئی کئی منٹ ان کے دروازے کے سامنے چوک میں کھڑے رہتے تھے اور پھر ان کو ساتھ لے کر جاتے تھے۔ سیر میں حضور کی اپنے خدام کے ساتھ گفتگو ہوا کرتی تھی۔ حضور تقریر فرماتے جاتے اور اخبار والے اپنے طور پر نوٹ کرتے جاتے

(سیرت المہدی حصہ اول ص۵۹)

—(۷)—

ایک دفعہ حضرت مولوی صاحب (حضرت خلیفۃ المسیح اول) نے کسی شخص سے زراعتی کنواں ساڑھے تین ہزار روپیہ میں رہن لیا لیکن آپ نے کوئی رسید نہ لی اور نہ کوئی تحریر لکھوائی اور کنواں بھی اس کے قبضے میں رہنے دیا کچھ عرصہ کے بعد حضرت مولوی صاحبؓ نے اس شخص سے کنوئیں کی آمد کا مطالبہ کیا تو وہ صاف منکر ہو گیا۔ اور رہن کا بھی انکار کر بیٹھا۔ کسی شخص نے یہ خبر حضرت مسیح موعود علیہ السلام تک پہنچا دی اور حضرت مولوی صاحب کے نقصان پر افسوس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اظہار کی۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ تمہیں ان کے نقصان کا فکر ہے۔ مجھے ایمان کی فکر ہے۔ مولوی صاحب نے کیوں دوسرے شخص کو ایسی حالت میں رکھا۔ جس سے اس کو بد دیانتی کا موقعہ ملا۔ اور کیوں اسلامی حکم کے مطابق اس سے کوئی تحریر نہ لی۔ اور کیوں اس سے باقاعدہ قبضہ حاصل نہ کیا۔

(سیرت المہدی حصہ اول ص۱۶۰)

(۸)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام جب بڑی مسجد میں جاتے تھے تو گرمی کے موسم میں کنوئیں سے تازہ پانی منگوا کر ڈول سے ہی منہ لگا کر پانی پیتے تھے۔ لیکن مٹی کی تازہ ٹنڈ یا تازہ آبخورہ میں پانی پینا آپ کو پسند تھا۔ اچھے تلے ہوئے کرارے پکوڑے پسند آتے تھے۔ اور سالم مرغ کا کباب بھی پسند تھا۔ مولی کی چٹنی اور گوشت میں مونگرے بھی آپ کو پسند تھے۔ گوشت کی خوب بھنی ہوئی بوٹیاں بھی مرغوب تھیں۔ چپاتی خوب سکی ہوئی جو سکنے سے سخت ہو جاتی پسند تھی۔ گوشت کا پتلا شوربہ بھی پسند تھا جو بہت دیر تک پکتا رہا ہو۔ حتیٰ کہ اس کی بوٹیاں خوب گل کر شوربہ میں اس کا عرق پہنچ جائے۔ شکنجبین بھی پسند تھی۔

ایک دفعہ فرمایا کہ گوشت زیادہ نہیں کھانا چاہیئے۔ جو شخص چالیس دن لگاتار کثرت سے صرف گوشت ہی کھاتا رہتا ہے اس کا دل سیاہ ہو جاتا ہے۔ دال سبزی کے ساتھ بدل کر گوشت کھانا چاہیئے۔ بھیڑ کا گوشت ناپسند کرتے تھے۔ گڑ کے میٹھے چاول پسند کرتے تھے۔

ابتداء میں چلسئے میں دیسی شکر ڈال کر استعمال کرتے۔ شوربہ کے متعلق فرمایا گاڑھا کیچڑ جیسا ہم کو پسند نہیں۔ ایسا پتلا کرنا چاہیئے کہ ایک آنہ کا گوشت آٹھ آدمی کھائیں۔ اس وقت ایک آنہ کا سیر خام گوشت آتا۔

(سیرت المہدی حصہ اول ص۱۸۹)

(۹)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صاحبزادے (حضرت) مرزا سلطان احمدؓ کہتے ہیں کہ انہوں نے بچپن میں والد صاحب (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) سے تاریخ فرشتہ، نحو میر۔ اور شاید گلستان۔ بوستاں پڑھی تھیں۔ والد صاحب (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کبھی پچھلا سبق بھی سنا کرتے تھے۔ لیکن پڑھنے کے بارے میں کبھی ناراض نہیں ہوئے دادا صاحب نے مجھے والد صاحب سے پڑھنے سے روک دیا۔ کہ میں نے سب کو ملاں نہیں بنا دینا

تم مجھ سے پڑھا کرو۔

(سیرت المہدی حصہ اول ص۲۱۶)

(۱۰)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تیرنا اور سواری خوب جانتے تھے سنایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ بچپن میں ڈوب چلا تھا تو ایک بوڑھے شخص نے مجھے نکالا اس شخص کو قبل یا بعد میں نے نہیں دیکھا۔

نیز فرماتے تھے کہ میں ایک دفعہ گھوڑے پر سوار ہوا اس نے شوخی کی اور بے قابو ہو گیا۔ میں نے بہت روکنا چاہا۔ لیکن وہ شرارت پر آمادہ تھا۔ نہ رکا۔ چنانچہ وہ لپنے زور میں ایک درخت یا دیوار کی طرف بھاگا اور پھر زور سے اس سے ٹکرایا کہ اس کا سر پھٹ گیا۔ اور وہیں مر گیا۔ اور مجھے اللہ تعالےٰ نے بچا لیا۔

(سیرت المہدی حصہ اول ص۲۱۶)

(۱۱)

حضرت مرزا سلطان احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ والد صاحب (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) چوبارے میں رہتے تھے وہیں ان کے لئے کھانا جاتا تھا اور جس قسم کا کھانا بھی ہوتا تھا کھا لیتے تھے کبھی کچھ نہیں کہتے تھے۔

(سیرت المہدی ص۲۱۰)

(۱۲)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف ذرا سی بات بھی برداشت نہ کر سکتے تھے۔ آپ کا چہرہ سرخ ہو جاتا اور آنکھیں متغیر پھر فوراً ایسی مجلس سے اٹھ کر چلے جاتے۔

ایک دفعہ ۱۹۰۰ء میں آریوں نے وچھو والی لاہور میں جلسہ کیا اور دوسروں کو بھی دعوت دی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی ان کی درخواست پر ایک مضمون لکھ کر حضرت مولوی صاحب (حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ) کی امارت میں اپنی جماعت کے چند آدمیوں کو لاہور شرکت کے لئے بھیجا۔ آریوں نے خلاف وعدہ اپنے مضمون میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق سخت بدزبانی سے کام لیا۔ اس کی رپورٹ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پہنچی تو حضرت صاحب اپنی جماعت پر سخت ناراض ہوئے کہ ہماری جماعت کے لوگ اس مجلس سے کیوں نہ اٹھ آئے اور فرمایا کہ یہ پرلے درجہ کی بے غیرتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مجلس میں برا کہا جائے اور ایک مسلمان وہاں بیٹھا رہے اور غصہ سے آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا۔

(سیرت المہدی ص۲۲۱)

(۱۳)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اخلاق پر بہت زور دیتے تھے۔ اور اخلاق میں سے خصوصاً محبت۔ تواضع۔ حلم و رفق۔ صبر۔ ہمدردی خلق اللہ پر آپ کا بہت زور ہوتا تھا اور تکبر۔ سنگ دلی۔ سخت گیری اور درشتی کو بہت برا سمجھتے تھے۔ تنعم و تعیش سے سخت نفرت تھی۔ سادگی اور محنت کشی کو پسند فرماتے تھے۔

(سیرت المہدی ص۲۵۳)

(۱۴)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ مجھے وہ لوگ جو دنیا میں سادگی سے زندگی بسر کرتے ہیں بہت ہی پیارے لگتے ہیں۔ نیز فرمایا کرتے تھے

"مرضیٔ مولےٰ از ہمہ اولےٰ"

(سیرت المہدی ص۲۵۹)

(۱۵)

رات کو اپنے ہی گھر میں مقیم نیم مستقل مہمان کے دروازوں پر دستک دیتے۔ اور اندر سے پوچھتے کہ کون ہے؟ تو کہتے "غلام احمد"

(سیرت المہدی ص۲۵۲)

استغفار ایک تعویذ ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"اطباء بڑے بڑے پرہیزوں اور حفظ ماتقدم کے لئے احتیاطیں بتاتے ہیں۔ اگرچہ سلسلہ اسباب کا اور ان کی رعایت درست ہے مگر میں کہتا ہوں کہ محدود العلم ضعیف انسان کہاں تک بچا بچا کر غذا اور پانی کا استعمال کیا کرے۔ میرے نزدیک تو استغفار سے بڑھ کر اور کوئی تعویذ اور حرز اور کوئی احتیاط دوا نہیں۔ میں تو اپنے دوستوں سے کہتا ہوں کہ خدا سے صلح و موافقت پیدا کرو اور دعاؤں میں مصروف رہو۔" (ملفوظات جلد ۱ ص۳۰۵)

حضرت مصلح موعودؓ کا فرمان

"اگر ہم غور کریں تو دنیا میں جتنی تباہی آئی ہے۔ آئندہ نسل کی صحیح تربیت نہ کرنے کی وجہ سے ہی آئی ہے۔ اور جب بھی کسی قوم نے ترقی کی ہے۔ آئندہ نسل کے اچھا ہونے کی وجہ سے کی ہے۔"

(سیکرٹری تربیت لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

مقابلہ مضمون نویسی خدام الاحمدیہ

عنوان — غزوۂ احزاب

حجم - دس ہزار الفاظ

نقد انعامات - اوّل ۷۰۰ روپے

دوم ۵۰۰ روپے

سوم ۳۰۰ روپے

آخری تاریخ — ۳۱ رجولائی ہے۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ا...)

درخواست دعا:۔ محترم چوہدری حبیب اللہ صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ فیروز والہ کی ہمشیرہ صاحبہ دل کے دورہ کی وجہ سے تشویشناک طور پر بیمار ہیں اور میو ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ جملہ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ فضل احمد شاہد مربی سلسلہ احمدیہ فیروز والا

۲۔ میرے چچا محمد احمد ساکنہ جڑانوالہ جلسہ سالانہ کے بعد سے اعصابی کمزوری سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ بشارت احمد ابن خواجہ محمد عبداللہ مرحوم رحمت بازار ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علم البحر - قسط نمبر ۱۵

سمندری حیات کے چند عجائبات

(مکرم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب ایم - ایس سی - ربوہ)

سمندر کی دنیا بھی عجائبات سے بھرپور ہے۔ جہاں اس میں پائی جانے والی مخلوق خشکی کی مخلوق سے اپنے تنوع اور فراوانی میں زیادہ ہے وہاں ان کے بعض افراد کی خصوصیات ایسی ہیں جو نہایت ہی عجیب و غریب ہیں اور شاید خشکی پر ان کی مثال مشکل سے ملے۔ اس جگہ تفصیلی بحث کی تو گنجائش نہیں اس لئے صرف چند امور بطور مثال کے پیش کئے جاتے ہیں۔

۱۔ جسمانی خصوصیات

مچھلیاں عام طور پر انڈے دیتی اور اپنی نسل کو بڑھاتی ہیں۔ ان کا خون سرد ہوتا ہے جس کی وجہ سے انہیں پانی میں کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ اس کے برعکس وہیل ایک ایسی مچھلی ہے جس کا خون انسانوں کی طرح گرم ہوتا ہے۔ وہ سانس کے ذریعہ ہوا لیتی ہے اور اپنے بچوں کو خشکی کے حیوانوں کی طرح اپنے پیٹ میں پرورش کرتی ہے۔ پھر پیدائش کے بعد تین ماہ تک ان کو دودھ بھی پلاتی ہے۔ جسامت میں شاید وہ دنیا کے سب جانوروں سے بڑی ہے۔ اس کی لمبائی بعض دفعہ سو فٹ سے بھی زیادہ ہوتی ہے اور وزن بھی سو ٹن (۲۸۰۰ من) سے متجاوز ہو جاتا ہے۔ اس کے بچے وہیل کی قسم کے لحاظ سے ۹ سے ۱۶ ماہ تک پیٹ میں رہتے ہیں اور جب پیدا ہوتے ہیں تو وہ ۱۵ سے ۲۳ فٹ لمبے ہوتے ہیں۔ ان کا جسم پیدائش کے بعد ایک فٹ فی ہفتہ کے حساب سے بڑھتا ہے اور وزن میں روزانہ قریباً دو سو پونڈ کا اضافہ ہوتا ہے۔ ہمارا ہاتھی بیچارہ ان کے مقابلہ میں کیا چیز ہے۔ اس تن و توش کے باوجود شاید وہ سمندر میں سب سے زیادہ تیز رفتار جانور ہے اس کے بڑے ڈیل ڈول کی وجہ سے خیال ہوتا ہے کہ شاید وہ بے شمار مچھلیوں کو ہڑپ کر جاتی ہوگی لیکن حیرت کی بات ہے کہ اس کی بعض اقسام نباتی غذا اور باریک پیراکوں (پلانکٹن) پر اکتفا کرتی ہیں۔

سمندر میں ایک مچھلی ایسی ہے جو ستارہ کے مشابہ ہوتی ہے اور اس کے جسم میں سے پانچ قرمزی رنگ کی انگلیاں سی نکلی ہوتی ہیں۔ ہر انگلی میں ایک لمبا سا سوراخ ہوتا ہے جس میں باریک نلیاں لگی ہوتی ہیں۔ یہ انگلیاں غذا کو پکڑنے کے کام آتی ہیں اور نلیوں کے توسط سے یہ غذا جسم کے مرکزی حصہ میں پہنچتی ہے۔ یہ انگلیاں دوسرے جانوروں سے بچاؤ کے لئے بھی استعمال ہوتی ہیں۔ اس مقابلہ میں اگر ایک یا زائد انگلیاں ٹوٹ جائیں تب بھی کوئی زیادہ نقصان نہیں ہوتا۔ اگر آپ اس کی پانچوں انگلیاں توڑ کر اور الگ الگ کر کے پانی میں پھینک دیں تو ان میں سے ہر انگلی ایک مستقل اور الگ مچھلی بننے کی صلاحیت بھی رکھتی ہے

اتھلے پانیوں میں کبھی کبھی طمعہ ماہی کی ایک خاص قسم پائی جاتی ہے جسے تارپیڈو کہتے ہیں۔ یہ ایک عجیب الخلقت جانور ہے۔ اس کے سر پر بڑی بڑی آنکھیں ہوتی ہیں اور لمبے لمبے ہاتھ یا محاس ہوتے ہیں جو آسانی سے ہر طرف مڑ سکتے ہیں۔ ہر محاس کے سرے پر پیالہ نما ایک ماسہ لگا ہوتا ہے جس کا رُخ نیچے کی طرف ہوتا ہے۔ اس پیالہ نما ماسہ کے ذریعہ وہ چھوٹی چھوٹی مچھلیوں کو پکڑتا ہے۔ اس کے منہ میں پرندوں کی سی ایک چونچ بھی ہوتی ہے جس سے وہ کاٹنے کا کام لیتا ہے۔ جسم کی لمبائی صرف آٹھ انچ اور رنگ سرخ ہوتا ہے قدرت نے اسے اپنے بچاؤ کا ایک عجیب طریقہ سکھایا ہے۔ وہ اپنے منہ کو پانی سے بھر لیتا ہے اور پھر اسے اتنی زور سے اگلتا ہے کہ اسے پیچھے کی طرف دھکا لگتا ہے اور وہ دُم کے رخ پیچھے کو ہٹ جاتا ہے۔ اگر اسے زیادہ خطرہ محسوس ہو تو وہ اپنے منہ میں سے ایک سیاہ مادہ خارج کرتا ہے جس سے گردو پیش کا سارا پانی رنگین ہو جاتا ہے۔ سیاہی کے اس بادل میں دشمن کو کچھ نظر نہیں آتا مگر یہ اپنی جان بچا کر نکل جاتا ہے۔

ایک مچھلی اس قسم کی ہوتی ہے کہ اس کی پیٹھ پر ایک خاص عضو ہوتا ہے جو بیٹری کی طرح کام کرتا ہے۔ جو کوئی اسے چھوتا ہے یہ مچھلی اُسے اس عضو کے ذریعہ شدید برقی صدمہ پہنچاتی ہے۔ دوسری مچھلیوں بلکہ بڑی شارکوں کو بھی اس قسم کا برقی صدمہ پہنچتا ہے اور اس طریق پر وہ اپنے دشمنوں کو بھگا دیتی ہے۔

۲۔ انتقال مکانی

بحر اوقیانوس میں ایک مچھلی کثرت سے پائی جاتی ہے جسے بام کہتے ہیں اس کی خصوصیّت یہ ہے کہ وہ یورپ اور امریکہ کے دریاؤں کے بالائی حصوں سے نکل کر کئی ہزار میل کا سفر اختیار کرتی ہیں اور جزائر برمودا اور بہاما کے درمیان آکر انڈے دیتی ہیں جہاں کا پانی نسبتاً گرم ہوتا ہے۔ ان کے بچے جب دو انچ لمبے ہو جاتے ہیں تو وہ سمندری رَوؤں کے ساتھ اپنے وطن کی طرف لوٹتے ہیں اور جس دریا سے ان کے ماں باپ آئے تھے ٹھیک اسی ندی، نالے یا دریا میں جا کر اپنی بقیہ زندگی گزارتے ہیں جب یہ بچے چار پانچ فٹ لمبے ہو جاتے ہیں اور خود انڈے دینے کے قابل ہو جاتے ہیں تو پھر وہ واپس دریا کو عبور کر کے سمندر میں اسی مقام پر پہنچتے ہیں جہاں وہ انڈوں سے نکلے تھے۔ وہاں پہنچ کر وہ انڈے دیتے ہیں اور اس کے بعد مر جاتے ہیں۔

سامن مچھلی کا معاملہ اس کے برعکس ہے۔ وہ گرم پانیوں کی رہنے والی ہے لیکن جب انڈے دینے کا وقت آتا ہے تو وہ سرد میٹھے پانیوں کی طرف بڑھی چلی جاتی ہے۔ دیکھا گیا ہے کہ وہ تیز سے تیز رَوؤں کے خلاف چلتی ہے اور آبشاروں کو اوپر کی سمت جست لگا کر عبور کرتی ہے تاکہ دریاؤں کے ٹھنڈے سرد پانی میں انڈے دے سکے اور وہیں مرے۔ جب اس مچھلی کے بچے انڈوں سے نکل آتے ہیں تو وہ دریاؤں کے ساتھ ساتھ چل کر بحر الکاہل میں پہنچتے اور غذا کی تلاش میں ہزاروں میل دُور نکل جاتے ہیں۔

شاید ان مچھلیوں میں سونگھنے کی حس بہت تیز ہوتی ہے اور وہ سونگھ کر شناخت کر لیتی ہیں کہ ان کے آباء و اجداد کو کونسی جگہ انڈے دینے یا زندگی گزارنے کے لئے پسند تھی۔ اسی کے مطابق ساری نسل کے افراد عمل کرتے ہیں۔ جس راستہ کو ان مچھلیوں نے پہلے کبھی طے نہیں کیا ہوتا اس کا پتہ انہیں کس طرح لگ جاتا ہے اور کیا چیز ان کی رہنمائی کرتی ہے یہ قدرت کا ایک راز ہے جسے کوئی دانشور اور کوئی سائنس دان ہنوز معلوم نہیں کر سکا۔

طویل سفروں کے علاوہ سمندر میں انتقال مکانی عمودی سمت میں بھی ہوتا ہے اور ہر روز ہوتا ہے۔ دیکھا گیا ہے کہ ننھے پیراکو (پلانکٹن)، طمعہ ماہی جھینگا مچھلی، چپٹو یا، سرطان بحری اور بعض قشری جانور سورج غروب ہونے کے وقت سطح پر یا اس کے قریب آ جاتے ہیں لیکن صبح صادق کے قریب پھر گہرے پانی میں چلے جاتے ہیں۔ ایک تحقیقاتی مہم میں دیکھا گیا کہ جب دن کے وقت پانی میں جال ڈالا جائے تو مچھلیوں کی تعداد کم ہوتی ہے لیکن اسی مقام پر جب رات کو جال ڈالا جائے تو مچھلیوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے اور پکڑی جانے والی مچھلیوں کی نوعیت بھی مختلف ہوتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مختلف اقسام اور عمر کے جانور اوپر نیچے کی حرکت میں ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔

یہ عمودی حرکت چھ سو سے بارہ سو فٹ تک ہوتی ہے۔ اس حرکت کے دوران پانی کے دباؤ اور درجہ حرارت میں کافی تبدیلی ہو جاتی ہے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایسا کیوں ہوتا ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ قشری اور دوسرے جانور جو چھ سو فٹ سے زیادہ کی گہرائی میں رہتے غذا کی تلاش میں رات کو اوپر آتے ہیں۔ ایک اَور وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ آبی جانور روشنی کی ایک خاص مقدار کو پسند کرتے ہیں اور اسی کے مطابق اُوپر نیچے حرکت کرتے ہیں۔ دن کے وقت روشنی کافی گہرائی تک پہنچتی ہے اس لئے وہ نیچے چلے جاتے ہیں لیکن جوں جوں تاریکی بڑھتی ہے یا روشنی مدھم پڑتی ہے وہ اوپر کی طرف اٹھتے ہیں تاکہ روشنی کی مناسب مقدار سے لطف اندوز ہو سکیں۔ پھر یہ انتقال مکانی انفرادی نہیں ہوتا بلکہ اجتماعی ہوتا ہے یعنی ایک نوع کے سب افراد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مل کر ایک ساتھ مطلوبہ بلندی تک اٹھتے یا گہرائی تک اترتے ہیں۔

جاندار روشنی

عام طور پر تو یہ سمجھا جاتا ہے کہ سمندر کی گہرائیاں ایسے مقام ہیں جہاں روشنی کا نام ونشان نہیں لیکن یہ خیال درست نہیں۔ جہاں تک سورج کا تعلق ہے، اس کی روشنی دو ہزار فٹ کی گہرائی پر جاکر بالکل ختم ہو جاتی ہے لیکن ایک اور قسم کی روشنی ہے جو وقتاً فوقتاً مختلف گہرائیوں پر اپنا جلوہ دکھاتی ہے۔ اس کا تعلق حیوانی زندگی سے ہے اور اسے تزہّر یا فسفریّت (Phosphorescence) کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ جس طرح جگنو رات کی تاریکی میں چمکتا نظر آتا ہے اسی طرح پانی کے اندر بعض مچھلیاں روشنی پیدا کرتی ہیں۔ ایک دفعہ تحقیقات کے دوران ایک سائنسدان نے رات کے وقت ایک نہایت ہی حساس روشنی پیما پانی کے اندر داخل کیا تو دو ہزار فٹ کی گہرائی پر خلاف توقع اسے اتنی ہی روشنی معلوم ہوئی جتنی اس گہرائی پر دن کو ہوتی ہے۔ پھر اس نے یہ بھی مشاہدہ کیا کہ کبھی کبھی اچانک اس میں ہزارہا گنا کی زیادتی ہو جاتی ہے۔ یہ کیفیت ان مچھلیوں کی وجہ سے پیدا ہوئی جن میں فسفریّت کی خاصیت موجود ہوتی ہے۔ تزہّر کی یہ خصوصیت ایک دو نہیں بلکہ بیسیوں اقسام کی مچھلیوں میں پائی جاتی ہے بلکہ سچ تو یہ ہے کہ قریباً چوالیس فی صد مچھلیاں ایسی ہوتی ہیں جو اس خصوصیت کی حامل ہوتی ہیں لیکن اس کا مظاہرہ حسب ضرورت کیا جاتا ہے۔

طحمہ ماہی کی ایک قسم ایسی ہے جو خطرہ کے وقت اپنی حفاظت کے لئے منوّر مادہ جسم سے خارج کرتی ہے۔ اس منوّر غبار کے پھیلنے سے اطراف میں افراتفری مچ جاتی ہے اور اس دوران اسے بچ نکلنے کا موقعہ مل جاتا ہے۔ گہرے پانی کے اندر ایک شکاری مچھلی ایسی ہوتی ہے جس کے سر پر ایک باریک سلاخ لگی ہوتی ہے جس کو وہ ہر وقت ہلاتی رہتی ہے۔ اس سلاخ کے سرے پر ایک قمقمہ سا لگا ہوتا ہے جو روشن ہو جاتا ہے اس روشنی کی وجہ سے بعض چھوٹی مچھلیاں اس طرف کھنچی چلی آتی اور اس کا شکار ہو جاتی ہیں۔ ایک اور مچھلی ایسی ہے جس کے سر پر بڑی سی روشنی لگی ہوتی ہے جیسے ریلوے انجنوں میں ہیڈ لائٹ ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ اس کے دونوں پہلوؤں پر طویل غدود ہوتے ہیں جن میں لاکھوں منوّر جراثیم موجود ہوتے ہیں۔ جب یہ مچھلی تاریک پانی میں چلتی ہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ چھوٹی چھوٹی سی مسافر گاڑیاں پانی میں چل رہی ہیں۔ اس روشنی کی وجہ سے اس مچھلی کو راستہ بھی معلوم ہوتا ہے اور غذا کی تلاش میں بھی سہولت ہوتی ہے۔

بعض مچھلیوں اور قشری حیوانات میں مخصوص قسم کے اعضاء ہوتے ہیں جو نہ صرف روشنی پیدا کرتے ہیں بلکہ ان میں حسب ضرورت عکاس یا لونی فلٹر بھی لگے ہوتے ہیں اور سوراخ دار پردے (ڈایافرام) بھی ہوتے ہیں۔ ان اعضاء پر چونکہ اعصاب کے ذریعہ ضبط قائم رہتا ہے اس لئے ان کے ذریعہ ضرورت کے مطابق روشنی کے اشارے دیئے جاتے اور خاص قسم کی روشنی پیدا کی جاسکتی ہے۔ یہ روشنی شناخت کے کام بھی آتی ہے اور بڑی تعداد میں ایک جگہ جمع ہونے کے لئے بھی۔ اسی طرح جب نر و مادہ کے ملنے کا موسم آتا ہے تو اس روشنی کے ذریعہ اپنے جوڑے کی توجہ کو کھینچا جاسکتا ہے۔

روشنی پیدا کرنے والے اعضاء مختلف النوع ہوتے ہیں اور جسم کے مختلف حصوں میں لگے ہوتے ہیں۔ کبھی سر پر لگے ہوتے ہیں، کبھی دُم کی طرف یا پہلوؤں پر بلکہ بعض صورتوں میں وہ منہ کے اندر بھی ہوتے ہیں۔ پھر ان سے نکلنے والی روشنیاں بھی مختلف رنگ کی ہوتی ہیں۔ کوئی ہلکے بنفشی رنگ کی ہوتی ہے، کوئی نارنجی، نیلی، سبز یا ارغوانی۔ جانوروں میں جراثیم اور حیوان ابتدائی (پروٹوزوا) سے لے کر فقری (یعنی ریڑھ کی ہڈی والے) جانوروں تک میں روشنی پیدا کرنے کی صلاحیت پائی جاتی ہے اور یہ جانور پیندے سے لے کر سطح تک ہر گہرائی پر پائے جاتے ہیں۔ خط سرطان اور خط جدی پر تو بعض جانوروں کی روشنی اس قدر تیز ہوتی ہے کہ اس میں پڑھا جاسکتا ہے بعض دفعہ پانی میں مسلسل سبز رنگ کی تنویر پائی جاتی ہے جو بے شمار پیراکوں (پلانکٹن) سے پیدا ہوتی ہے سارا پانی عجیب قسم کی روشنی سے جگمگانے لگتا ہے۔ پھر اچانک اس میں مختلف رنگوں کی تیز چمک پیدا ہو جاتی ہے جو نجم البحر یا دوسرے کیڑوں کے سانس لینے سے پیدا ہوتی ہے۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ پانی میں ذرا سی بھی غیر معمولی حرکت پیدا ہو جائے مثلاً کسی جہاز کے گزرنے سے یا موج شکن سے ٹکرانے سے تو لہروں کے فراز پر فوراً روشنی نمودار ہوتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آگ لگی ہوئی ہے۔ کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ نہایت روشن جھاگ پیدا ہوتی ہے اور ہوا اس منور جھاگ کو تاریک سمندر پر دُور دُور تک بکھیر دیتی ہے یا آسمان کی طرف اچھال دیتی ہے۔ اس وقت ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آسمان سے لے کر پانی کی سطح تک ساری فضا منور ہے۔ یہ نظارے نہایت دلکش اور جاذب توجہ ہوتے ہیں اور کبھی کبھی قلب انسانی میں اجلے خوف کے جذبات بھی پیدا کر دیتے ہیں۔

تزہّر کا ایک عجیب مظاہرہ بحیرۂ عرب میں دیکھا گیا۔ اس میں روشنی کی پٹیاں یا دھاریاں جو کئی کئی میل لمبی ہوتی ہیں اور ایک مرکز کے گرد اس طرح گھومتی ہوئی دکھائی دیتی ہیں جیسے سائیکل کے پہیئے میں اس کی تاریں دھرے (ایکسل) کے گرد گھومتی ہیں۔ نہیں کہا جاسکتا کہ ایسا کیوں ہوتا ہے۔ ملاح لمبے عرصہ سے اس سے واقف ہیں لیکن وہ اس کی کوئی وجہ بیان نہیں کر سکتے۔ روشنی کا یہ عجیب وغریب مظاہرہ ابھی تک ایک معمہ ہے۔

ماہرین حیاتیات نے اس امر پر بہت بحث کی ہے کہ یہ حیاتیاتی تنویر متعلقہ جانوروں کے لئے بالخصوص اور باقی جانوروں کے لئے بالعموم کیا اہمیت رکھتی ہے۔ اس کا کیا مقصد ہے۔ بعض کہتے ہیں یہ اس لئے ہے کہ تا اس روشنی کے ذریعہ تاریکی میں دیکھا جا سکے لیکن جہاں تک نظر کا تعلق ہے اس روشنی میں اور نظر میں کوئی جوڑ معلوم نہیں ہوتا۔ کچھ جانور ایسے ہیں جن کی آنکھیں ہیں لیکن ان میں تزہّر کی خاصیت نہیں اور کچھ ایسے ہیں جو آنکھ کی نعمت سے محروم ہیں لیکن ان میں تزہّر کی صلاحیت موجود ہوتی ہے۔ یہ قدرت کے بعض ایسے عجائبات ہیں جن کی کُنہ تک انسان ابھی نہیں پہنچ سکا۔ ابھی بہت کچھ غور و فکر کی گنجائش ہے اور بہت سے معاملات تحقیق و تفتیش کے محتاج ہیں۔

سمندر ایک ایسی جگہ ہے جہاں تلاش و جستجو کا وسیع میدان موجود ہے قدرت کے یہ عجیب نظارے ہمارے لئے مہمیز کا کام دیتے ہیں اور اس امر کی دعوت دیتے ہیں کہ اٹھو اور محنت و توجہ سے ان رازوں پر سے پردہ اٹھاؤ۔

دفتر سے خط وکتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

اعلان دارالقضاء

مکرم فیض رسول صاحب ساکن چھوکر فورد ڈاکخانہ بھوتہ تحصیل وضلع گجرات نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم چوہدری فضل داد صاحب وفات پاگئے ہیں۔ قطعہ 18/19 واقع محلہ دارالیمن ربوہ والد صاحب مرحوم کے نام الاٹ ہے میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں جنہیں پلاٹ مذکور میرے نام منتقل کئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ۱) خادم رسول صاحب۔ ۲) نور بیگم صاحبہ ۳) نذیر بیگم صاحبہ۔

لہٰذا استدعا ہے کہ قطعہ 18/19 واقع محلہ دارالیمن ربوہ میرے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

پتہ درکار ہے

مندرجہ ذیل موصیات کے پتے درکار ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان کا علم ہو یا وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔

۱۔ محترمہ اختر جہاں صاحبہ اہلیہ محمد یامین صاحب آف شاہجہانپور مکان نمبر 18/8 شمس بلڈنگ سلطان پورہ۔ لاہور۔ (وصیت نمبر ۱۷۶۷۸)

۲۔ میمونہ بیگم صاحبہ زوجہ قریشی عطاء اللہ صاحب وصیت نمبر ۱۶۰۰ کوارٹر نمبر ۱۳۲/۵ ڈرگ روڈ کالونی۔ کراچی نمبر ۲۵

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک یاد دہانی —— ایک خواہش

(محترمہ امۃ الرشید چوہدری صاحبہ - ربوہ)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

فَذَكِّرْ اِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ

تو یاد دہانی کرا کہ یاد دہانی کرانا مومنوں کو نفع پہنچاتا ہے

میں اس حکم قرآنی کے مطابق اپنے قابلِ صد احترام بھائیوں، بزرگوں اور ان پیارے اور بے حد ہی پیارے بچوں اور نوجوانوں کو جو جماعت میں ریڑھ کی ہڈی کی مانند ہیں اور تمام امیدوں کا مرکز ہیں ایک یاد دہانی کرا رہی ہوں اور مجھے پورا یقین ہے کہ میرے قابلِ عزت بزرگ، بھائی اور بچے میری اس یاد دہانی کو جو ایک نصیحت بھی ہے اور خواہش بھی ہمیشہ یاد رکھیں گے اور اس پر عمل کریں گے کیونکہ ہم سچے اور حقیقی مسلمان ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے کے باعث وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ کے مصداق ہیں جن عظیم ہستیوں میں ہمیں شامل کیا گیا ہے ان کے متعلق تاریخ میں آتا ہے کہ جب حرمتِ خمر کا حکم نازل ہوا تو انہوں نے باوجود بلا کے شراب نوش ہونے کے ساغر و پیمانے توڑ دیئے اور کامل فرمانبرداری دکھائی۔ جبکہ شراب سے تعلق رکھنے والے برتن اور دیگر ساز و سامان بھی ضائع کر دیا ہم ان کا ایک حصہ ہیں۔ اس لئے ہمارے اندر بھی وہی اوصاف ہونے ضروری ہیں جو ان بزرگوں میں تھے۔ ان اوصاف میں سے ایک وصف یہ ہے کہ جب کوئی اچھی اور فائدہ مند بات کہی جائے تو اس پر عمل کرنا اور اگر کسی بری یا بے فائدہ بات سے روکا جائے تو رک جانا اور ایسے امور سے اجتناب کرنا جو روحانی، اخلاقی، معاشرتی اور جماعتی لحاظ سے نقصان دہ ہوں اور حکمت و دانش کی باتوں کو اپنانا اور غیر ضروری و فضول باتوں کو ترک کرنا ہی مومن کی شان ہے۔

فضول باتوں میں سب سے زیادہ نقصان دہ اسراف ہے خواہ وہ وقت کا ہو یا سرمایہ کا۔ یہ ہر لحاظ سے نقصان دہ ہے۔ اسرافِ مال کئی صورتوں میں ہو سکتا ہے جن میں سے ایک سگریٹ نوشی ہے جو نہ صرف مالی لحاظ سے نقصان دہ ہے بلکہ صحت کے لئے بھی انتہائی مضر ہے۔

اسی لئے ڈاکٹروں کے علاوہ علماء اور دیگر افراد سگریٹ نہ پینے کی تلقین کرتے ہیں اور سب سے بڑھ کر ہماری جماعت کے رہنما خلفاء کرام سگریٹ پینے سے منع فرماتے ہیں کیونکہ سگریٹ نوشی کی عادت نہ صرف مالی و جسمانی لحاظ سے نقصان دہ ہے بلکہ روحانی لحاظ سے بھی نقصان دہ ہے اور انسان کی ترقیات کی راہ میں روک بنتی ہے۔ کیونکہ سگریٹ نوش اپنی عادت کے مطابق ہر حالت میں سگریٹ پینا پسند کرتا ہے اس طرح وہ کئی مالی قربانیوں سے محروم ہو جاتا ہے جیسا کہ سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:-

"سینما بینی اور سگریٹ نوشی کی عادت بعض نوجوانوں کو مالی تحریکوں میں خاطر خواہ حصہ لینے سے محروم کر دیتی ہے۔" (مشعل راہ صفحہ ۹)

علاوہ مندرجہ بالا نقصانات کے سگریٹ نوشی کا ایک نقصان یہ بھی ہے کہ یہ باقی لوگوں کے لئے جو سگریٹ نہیں پیتے پریشانی کا باعث بنتی ہے۔ جو سگریٹ نہیں پیتے ان کو اس کے دھوئیں سے ہی متلی ہونے لگتی ہے اور بعض دفعہ تو قے بھی آجاتی ہے اور ایک ناخوشگوار ماحول پیدا ہو جاتا ہے۔ طبیعت بیزار ہو جاتی ہے۔ اس طرح ایک سگریٹ نوش بھائی اپنے دوسرے بھائیوں کے لئے ایک تکلیف اور پریشانی کا باعث بن جاتا ہے جبکہ مومن کی یہ شان نہیں۔ مومن کی تو شان ہے کہ يُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ کہ وہ دوسروں کے فائدہ کو اپنے اوپر ترجیح دیتے ہیں خواہ انہیں خود خسارہ ہی ہو۔ اس لئے ہمارے سگریٹ نوش بھائیوں کو سوچنا چاہیئے کہ کہیں ان کا یہ فعل مندرجہ بالا ارشادِ قرآنی کے خلاف تو نہیں۔ اگر ہے تو پھر ہم کیا ہوئے؟

مجھے خوشی ہے کہ ہماری جماعت کے افراد کو جب کسی اچھی بات کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے تو وہ یہ دیکھے بغیر کہ کون کہہ رہا ہے اس بات پر عمل کرتے ہیں۔ گزشتہ سالانہ جلسوں کے مواقع پر میں نے اپنے متعدد بزرگوں، بھائیوں اور بچوں سے سگریٹ بند کرنے کو کہا اور انہوں نے نہایت اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسی وقت سگریٹ زمین پر پھینک دیئے۔ حالانکہ بعض سگریٹ خاصے قیمتی ہوتے تھے اور اسی وقت سلگائے ہوتے تھے۔ میں اپنے ان بزرگوں، بھائیوں اور بچوں سے بہت خوش ہوں کہ انہوں نے ایک تو اچھی بات کی طرف توجہ دلانے پر اس بات کو فوراً قبول کیا اور دوسرے میری نسوانیت کا پورا پورا احترام کیا۔ لیکن اس سے بڑی اور اچھی بات یہ ہے کہ میرے تمام بھائی مرکزِ سلسلہ کا احترام کرتے ہوئے سگریٹ نہ پئیں اور اس مقدس شہر کا کماحقہٗ احترام کریں جس کے گلی کوچوں کی دیواروں پر اور دکانوں کے دروازوں پر NO SMOKING - سگریٹ پینا منع ہے کے الفاظ لکھے ہیں۔ اس سے بڑھ کر یہ کہ یہاں ایک عظیم خلیفہ کا وجود باجود ہے اور خلیفۂ وقت کا یہ مقام ہے کہ آپ کے قرب و جوار میں کوئی ایسی بات نہ کی جائے جو آپ کو ناپسند ہو اور خصوصاً اس وقت جب آپ کے مبارک کلمات ہمارے کانوں میں پڑ رہے ہوں ہمارے لئے یہ مناسب نہیں کہ ہم سگریٹ جیسی بدبودار چیز کسی اجتماع میں لے جائیں جبکہ وہاں تلاوت کلام پاک ہو رہی ہو یا علماء سلسلہ کی پُر معارف تقاریر شروع ہوں یا ہمارے جان سے پیارے آقا تقریر فرما رہے ہوں۔

میں اپنے بھائیوں سے یہ عرض کروں گی کہ وہ مندرجہ بالا امور کو ذہن میں جگہ دیتے ہوئے سگریٹ نہ پئیں۔ نہ صرف خود بلکہ دوسروں کو بھی یاد دہانی کراتے ہوئے سگریٹ نوشی سے منع فرمائیں۔ مجھے امید ہے کہ میرے قابلِ صد تکریم بزرگ، بھائی اور بچے میری اس یاد دہانی اور نصیحت پر عمل کریں گے۔

اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔

اعلان دار القضاء

مکرم ڈاکٹر محمد افضل احمد صاحب ۳۲/۴ محلہ دار الصدر غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ محترمہ امّ کلثوم بیگم صاحبہ بیوہ ڈاکٹر محمد احمد صاحب مرحوم (غانی) وفات پا گئی ہیں۔ پلاٹس ۳۲-۳۱/۴ واقع محلہ دار الصدر ربوہ ۴/۱۴ واقع گولبازار ربوہ مرحومہ کے نام الاٹ ہیں۔ اسی طرح پلاٹ ۱۹/۱ واقع محلہ دار الفضل ربوہ مشترکہ طور پر ۱) محمد اشرف صاحب۔ ۲) محمد انور صاحب۔ ۳) محمد ارشد احمد صاحب ۴) وسیمہ صاحبہ۔ ۵) بشریٰ احمد صاحبہ ۶) والدہ صاحبہ مرحومہ اور خاکسار کے نام الاٹ ہے۔

میرے علاوہ مرحومہ کے درج ذیل وارثان بھی ہیں جنہیں پلاٹ مذکور میرے نام منتقل کئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ۱) انور احمد صاحب۔ ۲) ارشد احمد صاحب۔ ۳) وسیمہ احمد صاحبہ۔ ۴) بشریٰ احمد صاحبہ۔ ۵) طاہرہ اشرف صاحبہ، کوثر اشرف صاحبہ، قدسیہ اشرف صاحبہ۔ اکبر احمد صاحب، عظمیٰ اشرف صاحبہ، شازیہ اشرف صاحبہ۔

لہذا استدعا ہے کہ پلاٹس ۳۲-۳۱/۴، ۴/۱۴ اور ۱۹/۱ میرے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرماویں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دار القضاء - ربوہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

اخبار "الفضل"

خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

(منیجر الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

برِّ اعظم افریقہ بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے آرہا ہے

(بقیہ صفحہ اوّل)

بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں ملکوں میں پھیلے گی"۔

چونکہ یہ پیشگوئی تھی اس لئے مذہبی دُنیا میں ایک مکمل تبدیلی پیدا ہوئی۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ برِّ اعظم افریقہ بجائے عیسائیت کی گود میں جانے کے بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے آرہا ہے۔ ہند و پاکستان میں عیسائی مناد ایک عام احمدی نوجوان سے بھی بات کرتے ہوئے شرماتے ہیں۔ عیسائیت کا جھنڈا خانہ کعبہ پر لہرانے کا خواب شرمندۂ تعبیر ہوا اور نہ آئندہ ہوگا۔

اِن پیشگوئیوں کے پورا ہونے کے نشانات روز بروز واضح ہو رہے ہیں۔ اسلام کے دیگر مذاہب پر غالب آنے کے دن پہلے سے بہت نزدیک ہیں مگر اس کے نتیجہ میں آپ کے کندھوں پر بھی ایک عظیم ذمہ داری ہے۔ ہمیں اپنے آپکو اور اپنی اولادوں کو غلبۂ اسلام کی صدی کے لئے تیار کرنا چاہیئے۔ ہمیں پوری عاجزی کے ساتھ اس کا استقبال کرنا ہوگا اور خدائے قادرِ مطلق کے حضور شکر و سپاس کے جذبہ کے ساتھ سجدہ ریز ہونا چاہیئے ہمیں پہلے سے کہیں بڑھ کر اپنی زندگیاں اسلام کے اصولوں کے مطابق گزارنی چاہیئیں ہمیں اپنی اولادوں کو قرآن کریم کی تعلیمات کے مطابق تربیت کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے تاکہ جب غلبۂ اسلام کی صدی میں لوگ جوق در جوق شامل ہوں ہم ان کے استاد اور صحیح راہنما بن کر خدمت بجا لاسکیں۔

اِسی بناء پر میں تم سے یہ بار بار کہتا ہوں کہ آپ، قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب جو کہ قرآن کریم کی ہی تفسیر ہیں کا مطالعہ کریں تاکہ آپ صحیح اسلامی تعلیمات سے آگاہ ہوسکیں اور اپنی زندگیاں اس کے مطابق بسر کرسکیں۔ مجھے یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں اور روزانہ تمہارے لئے دعا کرتا ہوں۔ خدا تعالیٰ آپ کو اور آپ کے بچوں کو اپنی برکات سے نوازے اور آپ پر اپنی رحمت نازل فرمائے اور آپ کو اِس دُنیا اور اگلی دُنیا کی بہترین نعماء سے نوازے۔ آمین!!

اِسی طرح مکرم محترم وکیل التبشیر صاحب کی طرف سے بھی ایک تفصیلی پیغام موصول ہوُا جس میں آپ نے کانفرنس کے انعقاد پر مسرّت کا اظہار کیا اور کامیابی کے لئے دعا کی۔ اور جماعت کو تبلیغ کی طرف خصوصی طور پر توجہ دلائی گئی اور خاص طور پر ہر احمدی کو سال میں کم از کم ایک اور دوست کو دائرۂ اسلام میں لانے کی تلقین کی گئی تاکہ غلبۂ اسلام کے سلسلہ میں جو عظیم ذمّہ داری ہم پر ڈالی گئی ہے اس سے ہم صحیح طور پر عہدہ برآ ہوسکیں۔

ضرورت محررین

دفاتر تحریکِ جدید

تحریکِ جدید میں چند محررین کی ضرورت ہے۔ خدمتِ سلسلہ کا شوق رکھنے والے میٹرک پاس صحت مند نوجوان اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی درخواست صدر صاحب مقامی کی تصدیق کے ساتھ بھجوادیں۔

تحریری امتحان مورخہ ۲۷/۱/۸۰ بروز اتوار گیارہ بجے قبل دوپہر ہو رہا ہے اور انٹرویو انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۲۸/۱/۸۰ کو ہوگا۔ اصل سندات ہمراہ لادیں۔

(وکیل الدیوان تحریکِ جدید ربوہ)

یونانی طریقِ علاج

کو

پسند کرنے والے احباب کی خدمت میں ہم مندرجہ ذیل ادویات پیش کرسکتے ہیں:۔

نرینہ اولاد گولیاں	مکمل کورس تیس ۳۰/- روپے
حبِ اٹھرا	مکمل کورس پچیس ۲۵ روپے
شہزرین	ایک ماہ کی خوراک دس روپے
مفید النساء	ایک ماہ کی خوراک دس روپے

ربوہ میں ہمارے سٹاکسٹ پبلک جنرل سٹور کمیٹی مارکیٹ بالمقابل ایوانِ محمود سے کمپنی کے مقرر کردہ نرخوں پر دستیاب ہیں۔

:۔ ملنے کا پتہ :۔

حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون ۴۳۹۹۶

جلسہ سیرۃ النّبی صلی اللہ علیہ وسلم

جماعتِ احمدیہ لاہور کے زیرِ اہتمام مسجد دار الذکر میں مورخہ ۳۱/۱/۸۰ کو صبح دس بجے سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا جلسہ منعقد ہو رہا ہے جس میں مرکز سے محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب اور جیّد علماء خطاب فرمائیں گے۔

احباب سے گزارش ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اِس بابرکت جلسہ میں شرکت فرمائیں۔

(ملک عبد اللطیف ستکوہی سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعتِ احمدیہ لاہور)

مطالعہ کتب برائے لجنات

ماہ جنوری اور فروری میں لجنات کے مطالعہ کے لئے کتاب "لیکچر لاہور" مقرر ہے لجنات اس کا مطالعہ کریں اور ماہانہ رپورٹ میں اطلاع دیں کہ کتنی ممبرات نے انفرادی مطالعہ پر عمل کیا ہے۔

نومبر، دسمبر ۱۹۷۹ء کے مطالعہ کے لئے کتاب "نشانِ آسمانی" مقرر تھی اس کے مطالعہ کی رپورٹ تمام صدر صاحبات مرکز میں بھجوائیں۔

سیکرٹری تعلیم
لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

درخواستِ دُعا

میرے اباجان مکرم سیّد احمد علی صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد مقامی ربوہ کا ۱۹ جنوری کو مثانہ میں پتھری کا اپریشن فیصل آباد ہسپتال میں ہوُا ہے۔ اپریشن خدا کے فضل سے کامیاب ہوُا ہے لیکن کمزوری بہت ہے۔

احبابِ جماعت کی خدمت میں اباجانؑ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(راضیہ سیّد بنت سیّد احمد علی صاحب)

انشاء اللہ تعالیٰ

حضرت حکیم نظام جانؒ کے فرزند اور جانشین

حکیم عبد الحمید صاحب اعوان

مشہور دواخانہ (بالمقابل ایوانِ محمود) ربوہ میں ہر ماہ کی آخری جمعرات اور جمعہ کو مطب فرمایا کریں گے۔ ربوہ اور اس کے قُرب و جوار کے مریض اِن دو دنوں میں فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔

جمعرات تین بجے بعد دوپہر سے شام چھ بجے تک۔

اور جمعہ صبح آٹھ بجے سے بارہ بجے دوپہر تک۔

(مینیجر مشہور دواخانہ ربوہ)

پُرانی امراض کی مندرجہ ذیل کیورز (CURES) ۱۵/- فی کیور (CURE) ملک بھر میں دستیاب ہیں۔

نظامِ تنفس

(RESPIRATORY SYSTEM)

دمہ کیور	ASTHMA CURE
نزلہ کیور	CATARRH CURE
زکام کیور	COLD CURE
کھانسی کیور	COUGH CURE
خرابی آواز کیور	HOARSENESS CURE
بندشِ ناک کیور	NASAL CURE
ٹانسلز کیور	TONSILS CURE

تفصیلی لٹریچر ۲۵/- پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر مفت منگوائیں۔

کیور ریسٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ پاکستان
لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس:۔ ربوہ فون ۶۰۶

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴